

## 147601- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات کے بارے میں علمائے کرام کے اقوال اور ان میں سے راجح کا بیان

### سوال

سوال: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات کی کیا تاریخ ہے، مجھے اس بارے میں متعدد آراء ملی ہیں، اس کے متعلق کتاب و سنت کی روشنی میں صحیح قول کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

سیرت نگار اور مؤرخین کا تاریخ، دن، اور ماہ ولادت کی تعیین کے بارے میں اختلاف ہے، یہ ایک ایسا امر ہے جس کا معقول سبب بھی ہے، وہ یہ کہ کسی کو اس مبارک نومولود کی آئندہ شان کے بارے میں علم نہیں تھا، چنانچہ انہیں عام بچوں کی طرح سمجھا گیا، یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی یقینی اور قطعی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بارے میں تحدید نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر محمد طیب نجار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ جس وقت آپ کی پیدائش ہوئی تو کسی کو بھی آپ کی عظمت شان کے بارے میں توقع نہ تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر اتنی توجہ نہیں دی گئی، تاہم جس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ولادت سے چالیس سال بعد دعوت دینے کا حکم دیا تو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ یادوں کو واپس لانے لگے، اور آپ کی زندگی کے بارے میں ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں پوچھنے لگے، اس کیلئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات کا بیان کافی معاون ثابت ہوا، اسی طرح آپ کی زندگی سے منسلک صحابہ کرام اور دیگر افراد نے بھی آپ کی زندگی سے متعلقہ واقعات بیان کیے۔

اس وقت سے مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے متعلقہ کوئی بات بھی سنتے تو اسے محفوظ کر لیتے تاکہ اپنے بعد آنے والے لوگوں کو سیرت النبی سے آگاہ کریں"

"القول السبب فی سیرة سید المرسلین" (ص 78)

#### دوم:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے متعلقہ متفقہ باتوں میں سال کیساتھ دن کی تعیین بھی شامل ہے۔

1- سال کے بارے میں یہ رائے متفقہ ہے کہ یہ عام الفیل کا سال تھا، چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے سال ہوئی"

"زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" (76/1)

محمد بن یوسف صالحی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ابن اسحاق رحمہ اللہ کے مطابق ولادت کا سال عام الفیل ہے"

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جمہور کے ہاں یہی مشہور ہے"

ابراہیم بن منذر حزامی رحمہ اللہ جو کہ امام بخاری کے استاد ہیں، ان کا کہنا ہے کہ:  
"اس کے بارے میں کسی بھی اہل علم کو شک و شبہ نہیں ہے"

جبکہ خلیفہ بن خیاط، ابن جزار، ابن دحیہ، ابن جوزی، اور ابن قیم نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اس بارے میں اجماع ہے۔  
"سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" (335، 334/1)

ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"حق بات یہ ہے کہ اس موقف سے متصادم تمام روایات ضعیف ہیں، جن کا لب لباب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عام الفیل سے دس سال بعد ہوئی، یا 23 سال بعد ہوئی یا 40 سال بعد ہوئی، علمائے کرام کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل میں ہوئی، انکے اس موقف کی تائید جدید تحقیقات نے بھی کی ہے جو مسلم اور مستشرق محققین کی جانب سے کی گئی ہیں، انہوں نے عام الفیل کو 570ء یا 571ء کے موافق پایا ہے"  
"السیرۃ النبویۃ الصحیحہ" (97/1)

2- جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن سوموار کو بنتا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن پیدا ہوئے، اسی دن رسالت سے نوازا گیا، اور اسی دن آپ نے وفات پائی، چنانچہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: (اس دن میں پیدا ہوا، اور اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا۔ یا مجھ پر وحی نازل ہوئی۔) مسلم: (1162)  
ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس شخص نے بعید از قرآن بات کی، بلکہ غلط کہا، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت جمعہ کے دن 17 ربیع الاول کہتا ہے"

جمعہ کے دن کے قول کو حافظ ابن دحیہ نے کسی شیعہ عالم کی کتاب: "اعلام الروی باعلام الہدی" سے نقل کیا ہے، اس کے بعد انہوں نے اسکو ضعیف بھی کہا ہے، اور ایسے قول کی تردید کرنی بھی چاہیے کیونکہ یہ نص سے متصادم ہے۔  
"السیرۃ النبویۃ" (199/1)

سوم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے متعلق اختلافی امور میں مہینے اور اس مہینے میں دن کی تعیین ہے، اس بارے میں ہمیں بہت سے اقوال ملے ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دور ربیع الاول کو ہوئی

چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ بھی کہا گیا ہے کہ دور ربیع الاول کو آپ کی پیدائش ہوئی، یہ قول ابن عبدالبر نے "الاستیعاب" میں نقل کیا ہے، اور واقدی نے ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن مدنی سے بھی روایت کیا ہے"  
"السیرۃ النبویۃ" (199/1)

2. اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آٹھ ربیع الاول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

"یہ بھی کہا گیا ہے کہ آٹھ ربیع الاول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی، یہ قول حمیدی نے ابن حزم سے بیان کیا ہے، اور مالک، عقیل، یونس بن یزید وغیرہ نے زہری کے واسطے

سے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کیا ہے، نیز ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ مؤرخین اسی کو صحیح قرار دیتے ہیں، جبکہ حافظ محمد بن موسیٰ خوارزمی نے اسی کو یقینی طور پر صحیح کہا ہے، حافظ ابو خطاب ابن دحیہ نے اسے اپنی کتاب "التنویز فی مولد البشیر النذیر" میں اسے راجح قرار دیا ہے "السیرۃ النبویہ" (199/1)

3. یہ بھی کہا گیا ہے کہ دس ربیع الاول کو آپ کی پیدائش ہوئی

چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دس ربیع الاول کو ہوئی، اسے ابن دحیہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، اور ابن عساکر نے ابو جعفر باقر سے بھی روایت کیا ہے، نیز مجاہد نے شعبی سے یہی موقف بیان کیا ہے"

"السیرۃ النبویہ" (199/1)

4. اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ 12 ربیع الاول کو آپ کی پیدائش ہوئی

چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ بھی کہا گیا ہے کہ 12 ربیع الاول کو آپ کی پیدائش ہوئی، اسی موقف کی صراحت ابن اسحاق نے کی ہے، اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب "المصنف" میں عفان سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے جابر اور ابن عباس دونوں سے روایت کیا ہے، اور دونوں کہتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل بروز سوموار 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے، سوموار کے دن ہی آپ مبعوث ہوئے، اور اسی دن آپ کو معراج کروائی گئی، اور اسی دن آپ نے ہجرت کی، اور اسی دن آپ فوت ہوئے، جمہور اہل علم کے ہاں یہی مشہور ہے" واللہ اعلم "السیرۃ النبویہ" (199/1)

اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی پیدائش رمضان میں ہوئی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ صفر میں اور اس کے علاوہ دیگر اقوال بھی اس بارے میں موجود ہیں۔

ہمیں جو نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے حوالے سے مضبوط ترین اقوال آٹھ ربیع الاول سے لیجر 12 ربیع الاول کے درمیان ہیں، اور کچھ مسلم محقق ماہرین فلکیات، اور ریاضی دان افراد نے یہ ثابت کیا ہے کہ سوموار کا دن ربیع الاول کی نو تاریخ کو بنتا ہے، چنانچہ یہ ایک نیا قول ہو سکتا ہے، لیکن یہ بے مضبوط ترین قول، اور یہ شمسی اعتبار سے 20 اپریل 571ء کا دن ہے، اسی کو معاصر سیرت نگاروں نے راجح قرار دیا ہے، ان میں محمد انحضری، اور صفی الرحمن مبارکپوری بھی شامل ہیں۔

ابوالقاسم سہیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش شمسی اعتبار سے 20 اپریل بنتی ہے"

"الروض الأئنف" (282/1)

پروفیسر محمد حضری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مرحوم محمود پاشا-جو کہ مصری ماہر فلکیات ہیں، آپ فلکیات، جغرافیہ، حساب میں بہت ماہر تھے، انہوں نے کافی کتب اور تحقیقات شائع کی ہیں، 1885ء میں فوت ہوئے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش صبح سویرے 9 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی، جو کہ حادثہ فیل کا پہلا سال تھا، آپ کی ولادت شعب بنی ہاشم، میں ابو طالب کے گھر ہوئی"

"نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین" (ص 9)، اسی طرح دیکھیں: "الرحیق المختوم" (ص 41)

چہارم:

جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آپکی وفات سوموار کو ہوئی، اور ابن قتیبہ سے جو نقل کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بدھ کے دن ہوئی تو یہ درست نہیں ہے، یہ ہوسکتا ہے کہ انکی مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہو، تو یہ درست ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین بدھ کے دن ہوئی۔

جبکہ وفات کے سال کے متعلق بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ سن گیارہ ہجری میں ہوئی۔

اور ماہ وفات کے بارے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آپکی وفات ربیع الاول میں ہوئی

جبکہ اس مہینے کے دن کے متعلق علمائے کرام میں اختلاف ہے کہ :

1- تو جمہور علمائے کرام 12 ربیع الاول کے قائل ہیں

2- نوازمی کہتے ہیں کہ آپکی وفات ربیع الاول کی ابتدا میں ہوئی تھی

3- ابن کلبی، اور ابو احنف کہتے ہیں کہ یہ ربیع الاول کو ہوئی، اسی کی جانب سہیلی کامیلان ہے، اور حافظ ابن حجر نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

جبکہ مشہور وہی ہے جس کے بارے میں جمہور علمائے کرام کا موقف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات 12 ربیع الاول سن گیارہ ہجری کو ہوئی تھی۔

دیکھیں: "الروض الألف" از: سہیلی: (440، 439/4)، "السیرة النبویة" از: ابن کثیر (509/4)، "فتح الباری" از: ابن حجر (130/8)

واللہ اعلم.